OPEN ACCESS
Journal of Islamic & Religious Studies
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
www.jirs.uoh.edu.pk

JIRS, Vol.:2, Issue: 1, Jan – June 2017
DOI: 10.36476/JIRS.2:1.06.2017.11, PP: 123-133

"غریب الحدیث" کی مشہور کتابوں کے مناہجِ تالیف کا تحقیقی جائزہ

A Research Overview of the Methodologies Used in Codification of Famous Gharib ul Ḥadith’s Books

***محمد شاہ**

پی ایچ ڈی سکالر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجیس سٹڈیز ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ۔

****محمد نعیم جان**

ایم فل سکالر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجیس سٹڈیز ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

Abstract

Methodical codification of “Gharib ul Ḥadith” books started during second century. Abu Ubaida Mua‘mmar bin Muthanna, an Iraqi scholar, pioneered the field. Afterwards numerous scholars have written books on “Gharib ul Ḥadith” but they followed different methodologies for their compositions. Some of them have written Ḥadith's disorderly, and then explained all Gharib words appearing in the Ḥadith. This method appears in most part of their writings. Some of the scholars have observed jurisprudential method for their creations. Others followed methodology of explaining Gharib words by organizing Ḥadith's; first from Prophet Muhammad, then from Ṣahabas (companions of Prophet Muhammad s.a.w), and finally from Taba’een (immediate followers). However, some sorted Ḥadith *in alphabetical order. This research article presented a detailed analytical review of different methodologies adopted in famous “Gharib ul Ḥadith” Books.*

Keywords: *Gharib ul Ḥadith*, ‘ulum al Ḥadith, Qasim bin sallam, *Ḥrabi, ibn e Qutyba.*

تمہید:

اسلام نے ابتداء ہی میں جزیرہ عرب کی سرحد پار کرکے عجم میں قدم رکھا۔ اور یہ ایک خوش آئند بات اس لحاظ سے بھی ثابت ہوئی کہ چونکہ یہ اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا اور ابھی دنیائے علم تقریبا مکمل طور پر قرآن وسنت پر مرکوز تھی، اس لئے عرب دنیاکے ساتھ ساتھ عجمی مسلمانوں نے بھی اوائل سے ہی قرآن وسنت کا کسی نہ کسی صورت میں اہتمام کیا۔

چونکہ زمانہ اور علاقائی بعد کی وجہ سے احادیث میں لغات کے اعتبار سے کافی مشکلات درپیش ہیں اور بسااوقات احادیث مبارکہ کے صحیح معنی و مفہوم کے ادراک میں خلل آجاتا۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لیے مسلم علماء کرام اور محدثین نے ایسی احادیث کو مستقل الگ کتابی شکل میں جمع کرکے اس کی شرح وتوضیح شروع کی، جس کو "علم غریب الحدیث" کا نام دیا گیا۔

علم غریب الحدیث کے تدوینی مراحل کا باقاعدہ آغاز دوسری صدی ہجری میں شروع ہو گئیں جس میں اولین تصنیف ابو عبیدۃ معمر بن مثنی کی ہے جو کہ بصری عالم تھے۔ اس دور میں اور بھی بہت سے کتابیں لکھی گئی۔ غریب الحدیث کی کتابیں مختلف طریقوں میں لکھی گئی ہیں۔ غریب الحدیث پر لکھی گئی کتابوں کے مصنّفین نے دوران تصنیف مختلف مناہج اختیار کیں۔ کس کتاب کا منہج اور خصوصیت کیا ہیں۔؟

غریب الحدیث کا لغوی معنی:

لفظ "غریب" مجرد کے تین ابواب سے مستعمل ہے، باب حسب، نصر اور کرم سے، ان سب کے بنیادی معانی مندرجہ ذیل ہیں۔ دور جانا یا دور لے جانا، قلّت وندرت، نا قابل فہم، خفی المراد اور انجان بات، اجنبی اور پردیسی انسان، ڈوب جانا یا چھپ جانا، کسی چیز کی حد اور کنارہ۔ مثلا غربت الشمس: سورج چھپ گیا۔ غرب عني: وہ مجھ سے دور گیا۔ بدء الاسلام غريبا: یعنی اسلام کا آغاز تھوڑے لوگوں سے ہوا تھا۔

نیز عرب کہتے ہیں: "العلماء غرباء" یعنی علماء جاہلوں کی بہ نسبت کم ہوتے ہیں۔ غرب فلان: وہ دور گیا، یا غائب ہو گیا۔ غرب عن وطنه: اپنے ملک سے دور گیا۔ غرب الکلام غرابۃ: خفی المراد اور نا قابل فہم بات وغیرہ۔ باب تفعیل سے اس کا معنی جلاوطنی بھی ہوتا ہے۔ مثلا کہا جاتا ہے: غرّب الامیر فلانا، باب افتعال سے اجنبیوں میں شادی کرنے کو کہتے ہیں: اغترب فلان، یعنی اس نے اجنبیوں میں نکاح کیا[1]۔

غریب الحدیث کا اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں یہ اس فن کا نام ہے جس میں حدیث کے مشکل الفاظ حل کئے جاتے ہیں۔ الفاظ میں اشکال یا تو ندرت اور قلّت استعمال کی وجہ سے ہوتا ہے یا کسی اور قبیلہ میں مستعمل ہونے کی وجہ سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ پوری دنیا کے لئے داعی بنا کر بھیجے گئے تھے اس لئے آپ ﷺ کو عرب کی تمام لغات اور اہل عرب کے مختلف مزاجوں کے موافق معرفت دی گئی تھی، آپ ﷺ مختلف لوگوں سے ہم کلام ہوتے تھے اور ایک ہی مفہوم کے لئے مختلف مواقع پر الگ الگ مناسب الفاظ استعمال کرتے تھے، اسی طرح دیگر قبائل کے لئے وہ لفظ انجان ثابت ہوتا تھا جسکی وجہ سے اس لفظ سے صحیح معنی اور مفہوم حاصل کرنا مشکل ہو جاتا تھا، سو ایسے الفاظ کے اشکالات کو دور کرکے اس کے معنی و مفہوم کو واضح کرنا علم غریب الحدیث کا موضوع ہے[2]۔

غریب الحدیث لابی عبید (متوفی ۲۲۴ھ) کا منہج:

ابو عبید قاسم بن سلام لغت کے امام مانے جاتے ہیں، اس کے علاوہ آپ تفسیر، حدیث اور فقہ کے عالم بھی تھے۔ مختلف فنون میں 20 سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں۔ اسحاق بن راہویہ کہتے تھے: ابو عبید مجھ سے بہت بڑے فقیہ اور عالم ہیں۔ امام احمد بن حنبل آپ کو استاد کہتے تھے۔ اور ہلال بن علاء الرقی کہتے ہیں: چار انسانوں کو پیدا کرکے اللہ نے اس زمانے کے لوگوں پر احسان کیا ان میں سے ایک ابو عبید ہے۔ اگر آپ نہ ہوتے تو لوگ غلطیوں کے نیچے دبے رہتے[3]۔

آپ نے اپنی کتاب غریب الحدیث میں کسی خاص ترتیب کا خیال نہیں رکھا، کتاب کا ایک بڑا حصہ تو اس طرح ہے کہ بس حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں موجود غریب لفظ کی تفصیلی تشریح کرتے ہیں۔ ابتداء میں بلا کسی ترتیب کے روایات نقل کرتے ہیں، یہ طرز کتاب کے اکثر حصہ میں نمایاں ہے، تیسری جلد میں صفحہ 208 کے بعد, مسند کے طرز پر احادیث نقل کرتے ہیں، اور تیسری جلد کے اخیر تک خلفاء راشدین کی روایات نقل کرتے ہیں۔

چوتھی جلد کا آغاز زبیر، طلحہ اور دیگر چار اشخاص جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، کی روایات نقل کرتے ہیں، اس کے بعد ابن عباس اور خالد بن ولید وغیرہ کی روایات اور پھر بالترتیب صحابیات اور تابعین کی روایات نقل کرتے ہیں، کتاب کی آخری روایات کے راوی پھر نا معلوم ہیں۔

اس کتاب کے بارے میں علامہ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''فصار كتابه إماما لأهل الحديث، به يتذاكرون، وإليه يتحاكمون''[4]

بعد کے علماء لغت اور حدیث نے آپ سے بھرپور استفادہ کیا، مثلاازہری نے تہذیب میں، قزوینی نے مقاییس میں، ابن سیدہ نے مخصص میں، اسی طرح امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے آپ کی توضیحات نقل کی ہیں۔ ابو عبید قاسم بن سلام کی غریب الحدیث کی کتاب، غریب الحدیث لابي عبید[5]، کا بہترین نسخہ وزارت اعلیٰ تعلیم کی تعاون سے ڈاکٹر محمد عبدالمعید خان استاد عثمانیہ یونیورسٹی بھارت کے زیر نگرانی مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن بھارت سے 1384ھ بمطابق 1964م کو شائع کیا گیا ہے۔

غریب الحدیث لابن قتیبہ (متوفی ۲۷۶ھ) کا منہج:

ابن قتیبہ نے وہ احادیث ذکر کی ہیں جو ابو عبید نے ذکر نہیں کی تھیں[6]، یعنی یہ اس کی کتاب پر استدراک ہے۔ نیز ان الفاظ کی صحیح تعبیر پیش کی جن کے بارے میں آپ کا خیال تھا کہ ابو عبید نے ان کی غلط ترجمانی کی ہے[7]، آپ نے اپنی کتاب کا آغاز ایک مفید اور قدرے طویل مقدمہ سے کیا، پھر بالترتیب فقہی اصطلاحات، آسمانی کتب کے ناموں، قرآن کریم کے کچھ الفاظ مثلا ظالم، فاسق، منافق اور ملحد، پھر فرق کے ناموں مثلا مرجئہ، رافضہ، شراۃ، خوارج وغیرہ کی توضیح کی، اس کے بعد بالترتیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ارشادات، صحابہ، صحابیات، تابعین، تبع تابعین اور کچھ حکمرانوں کے اقوال کو نقل کیا، اور آخر میں ایسے اقوال نقل کئے جن کے منسوبین معلوم نہیں، محض اہل لغت سے سن کر آپ نے درج کئے۔

آپ حدیث یا قول کو نقل کرکے اس میں غریب لفظ کی قابل تشفی وضاحت کرتے ہیں اور دوسرا کام یہ کرتے ہیں کہ کلمہ کا اصل نقل کرکے قرآن وسنت یا سلف کے ارشادات میں اس کے استعمالات پیش کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ کی کتاب، غریب الحدیث لابن قتیبہ[8] کا جدید نسخہ 1397ھ کو مطبعہ عانی بغداد عراق سے شائع ہوا ہے۔

غریب الحدیث للحربی (متوفی ۲۸۵ھ) کا منہج:

شیخ، امام، حافظ، علامہ، شیخ الاسلام ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن بشیر البغدادی الحربی سن 198 ہجری میں پیدا ہوئے۔ قاضی محمد بن صالح کہتے ہیں: بغداد میں ادب، فقہ، حدیث اور زہد میں آپ کی مثل ہم نہیں جانتے۔ معتضد باللہ نے آپ کو دس ہزار اور ایک ہزار دینار بھیجے، دونوں دفعہ آپ نے واپس کئے۔ ابو العباس ثعلب کہتے ہیں: پچھلے پچاس سالوں سے میں نے فقہ اور نحو کی ایک بھی مجلس ایسی نہیں دیکھی جس میں آپ مفقود ہو۔ آپ کو وراثت میں بیس سے زائد گھر اور باغات ملے تھے، فرماتے ہیں وہ سب میں نے حصول علم کی نذر کر دیئے، امام دار قطنی فرماتے ہیں: ابراہیم حربی ہر فن مولا تھے۔ آپ بغداد میں سن 285 ہجری میں وفات پائے[9]۔

ابو اسحاق ابراہیم الحربی نے روایات کو دو طریقوں پر جمع کیا، ایک محدثین کے مناہج میں سے مسانید اور دوسرا اہل لغت کے مناہج میں سے منہج تقلیبی پر۔ آپ مسانید کے تحت الفاظ کو تقلیبا ذکر کرتے ہیں، مثلاآپ اگر ابن عباس رضی اللہ عنہ کی

روایتیں نقل کرتے ہیں، تو سب سے پہلے وہ روایت ذکر کرتے ہیں جس میں حل طلب لفظ عق، قع سے شروع ہوتے ہیں، اس کے لئے مسند ابن عباس کے نیچے باب عق اور باب قع رکھتے ہیں۔ باب عق کے نیچے وہ روایتیں نقل کرتے ہیں جن میں عقیقہ، عقیق، عقوق الوالدین، فرسا عقوقا، یعق، عقق، عقعق وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں۔

مزید یہ کہ آپ مسانید کے تحت الحدیث الاول، الحدیث الثانی...کے نام سے عنوان رکھتے ہیں، مگر اس سے اشارہ احادیث کے ایک مجموعے کی طرف ہوتا ہے، یہ مطلب ہر گز نہیں ہوتا کہ یہ ایک حدیث ہے۔ کبھی آپ اس عنوان کے تحت درجنوں حدیثیں بھی ذکر کرتے ہیں۔آپ کی کتاب کی ضخامت اس لئے زیادہ ہے کہ آپ پوری سند بھی نقل کرتے ہیں اور پورا متن بھی، چاہے حدیث کتنی طویل ہو اور چاہے اس میں ایک ہی غریب لفظ کیوں نہ ہو ابن الاثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی طوالت کی وجہ سے لوگوں نے اسے نظر انداز کیا، باوجودیکہ یہ انتہائی مفید کتاب ہے، کیونکہ ابراہیم حربی امام، حافظ، بے عیب، فقیہ، محدث، ماہر لغت اور ادیب تھے[10]۔

یہ کتاب معجم معانی کی بھی ایک مثال ہے،آپ کبھی مترادفات اور متراکبات ذکر کرتے ہیں، کبھی کسی چیز کے مختلف نام مثلا نیزہ، تلوار کے مختلف نام، اشربہ، اشتہائے انسانی کے مختلف نام، زمانوں کے نام، شراب کے نام، عربی میں زوجہ کے معنی میں مستعمل الفاظ وغیرہ ذکر کرتے ہیں۔ کبھی یوں کہتے ہیں مثلا وہ الفاظ جو حسبک کے معنی میں ہے۔

آپ تصحیفات کی نشاندہی بھی بڑے اہتمام کے ساتھ کرتے ہیں۔آپ کبھی مسلسل چند احادیث، صحابہ وتابعین کے آثار ذکر کرتے ہیں، پھر الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، اس طرح کبھی کبھی روایت اور لفظ کی توضیح کے درمیان کئی صفحات کا فاصلہ ہوتا ہے۔آپ کی کتاب کا کافی حصہ مفقود ہے، ہم تک اس کے مسانید کا جو حصہ پہنچا ہے وہ بھی ادھورا، کیونکہ اس کا آغاز مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ کے تحت بقیۃ الحدیث التاسع والثلاثون سے ہوتا ہے۔ غریب الحدیث للحربی[11] سلیمان بن ابراہیم بن مخلد کی تحقیق کے ساتھ مرکز البحث العلمی اور احیاء التراث الاسلامی سے سن 1985م میں تین جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

الدلائل فی غریب الحدیث للسرقسطی (متوفی ۳۰۲ھ) کا منہج:

ابو محمد قاسم بن ثابت نے اس کتاب کا آغاز کیا تھا، اور پورا نہیں کیا تھا کہ وفات پائی، تو اس کی تکمیل آپ کے والد محترم ثابت نے کی۔ ابو القاسم ثابت بن حزم بن عبد الرحمان بن مطرف السرقسطی عالم، مفتی، شاعر اور سرقسطہ کے قاضی تھے۔ حدیث، غریب الحدیث، لغت اور نحو کے ماہر تھے۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ رمضان سنہ 313 ہجری کو وفات پائے[12]۔ الدلائل بھی ابو عبیدہ اور ابن قتیبہ پر استدراک ہے، رواۃ میں سے صرف صحابی کا ذکر کرتے ہیں، رواۃ کی توضیح اور اپنے شیوخ کی توضیح بھی اگر ہے تو نقل کرتے ہیں۔ نصب الرایۃ میں زیلعی نے اسے اپنا مصدر بنایا ہے۔

ان کے منہج میں ایک خامی ہے کہ بات سے بات نکال کر کتاب کو غیر ضروری طول دیا گیا، اور یہ طالب لغت کے لئے مفید بھی ہے۔ بالترتیب خلفائے راشدین، عشرۃ مبشرۃ، دیگر صحابہ، تابعین، امہات المومنین اور دیگر صحابیات کی روایات ذکر کی ہیں۔ ابو محمد قاسم بن ثابت کی الدلائل فی غریب الحدیث للسرقسطی[13] مکتبہ عبیکان ریاض سعودی عرب سے جدید اور عمدہ طباعت میں 1422ھ بمطابق 2001م میں شائع ہوا۔

غریب الحدیث للخطابی (متوفی ۳۸۸ھ) کا منہج:

یہ ابو عبید اور ابن قتیبہ پر استدراک ہے، یعنی جو الفاظ انہوں نے ذکر نہیں کئے انہی الفاظ کی وضاحت کی[14]۔آپ نے بڑا قیمتی مقدمہ لکھا، اس کے بعد بالترتیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، پھر صحابہ اور پھر تابعین کی روایات نقل کرکے غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے، ان کے علاوہ آخر میں وہ روایات نقل کی ہیں، جن کی سند مذکور نہیں، آپ معنی کی تائید میں دوسری حدیث، آیت یا کوئی شعر پیش کرتے ہیں، پھر کچھ مرویات کے الفاظ کی اصلاح کی جو لوگوں میں غلط مشہور ہیں۔

آپ کی اس کتاب کو علامہ ابن الاثیر نے "غریب الحدیث "کی تین امہات الکتب میں سے شمار کیا۔آپ اسانید کا ذکر کرتے ہیں، اور متعلقہ لفظ کی اصل ذکر کرنے کا بھی اہتمام کرتے ہیں، کبھی کبھار آپ کسی لفظ کی تشریح کے لئے نہیں بلکہ کسی اشکال کی وجہ سے حدیث کو محض تشریح کے لئے نقل کرتے ہیں۔ نیز آپ بعض احادیث سے استنباطات بھی کرتے ہیں۔مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "أما معاوية فإنه رجل عائل"[15] نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''وفي الحديث أنواع من الفقه منها إباحة تأديب النساء ولو كان غير جائز لم يذكر ذلك من فعله إلا مقرونا بالنهي عنه والإنكار له ومنها أن المال معتبر في باب المكافأة وفيه دلالة على أنه إذا لم يجد نفقة أهله وطلبت فراقة فرق بينهما. . . . وفيه من الفقه جواز نكاح المولى القرشية. . . . . وفيه أيضا من الفقه جواز ذكر ما في الإنسان من عيب إذا لم يقصد به المذمة له وأن ذلك ليس من باب الغيبة.وفيه أيضا من الفقه أن للمبتوتة السكنى''[16].

اس حدیث میں ہمیں کئی فقہی مسائل ملتے ہیں: پہلا یہ کہ عورتوں کی تادیب عمل گناہ نہیں، ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کرتے وقت اس عمل سے منع فرماتے یا نکیر کرتے۔ دوسرا یہ کہ مکافات میں مال کو اعتبار ہے۔ تیسرا یہ کہ اگر شوہر کے پاس نفقہ نہیں اور بیوی علیحدگی چاہتی ہے، تو علیحدگی اس کا حق ہے۔۔۔ چوتھا یہ کہ آزاد کردہ غلام کا ایک قریشی عورت کے ساتھ نکاح جائز ہے۔۔۔۔ پانچواں یہ کہ اگر مذمت مقصود نہ ہو تو انسان کا عیب بیان کیا جاسکتا ہے۔ چھٹا یہ کہ سکنی طلاق یافتہ عورت کا حق ہے۔

ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی کی کتاب، غریب الحدیث للخطابی[17] عبدالکریم ابراہیم الغرباوی کی تحقیق کی ساتھ جامعہ امّ القریٰ مکہ مکرمہ سے 1402ھ کو شائع کیا گیا ہے۔

الغریبین للھروی (متوفی ۴۰۱ھ) کا منہج:

ابو عبید احمد بن محمد بن محمد بن عبد الرحمان العبدی الہروی کو ہرات کے گاؤں فاشان کی نسبت سے فاشانی بھی کہا جاتا ہے، مسلکاً شافعی تھے، آپ لغت کے ماہر اور ادیب تھے۔ سنہ 401ھ میں وفات پائے۔ لغت آپ نے ازہری سے سیکھی۔آپ نے اس فن میں ایک نیا موڑ لے لیا، اولاً یہ کسی کتاب کا استدراک نہیں تھا بلکہ پچھلی تحریرات کا ایک مجموعہ ہے[18]۔

ثانیاً اس میں حدیث کے ساتھ باقاعدگی کے ساتھ قرآن کے غرائب بھی زیر بحث لائے گئے آپ کسی مادہ کے تحت پہلے متعلقہ آیات اور پھر احادیث وآثار نقل کرتے ہیں، ثالثاً یہ معجم کے آسان ترین طرز پر لکھی گئی، ابن الاثیر رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ یہی بنی[19]۔ یعنی (الف-بائی) ترتیب کے ساتھ الفاظ جمع کئے ہیں، دستیاب کتب میں سے اس

طرز پر لکھی گئی یہ پہلی کتاب ہے، یاقوت کے مطابق شمر بن حمدویہ کی کتاب "الجیم" بھی اسی الفبائی ترتیب سے مدون تھی، ابتداء جیم سے کی تھی[20]۔ رابعاً آپ نے انتہائی اختصار سے کام لیا۔ اس کے لئے آپ نے ایک تو یہ کیا کہ حدیث کی سند کو ترک کیا دوسرا یہ کہ حدیث کی پوری عبارت نقل نہیں کی بلکہ صرف متعلقہ لفظ یا جملہ نقل کرنے پر اکتفاء کیا اور تیسرا یہ کہ آپ نے معنی کی تائید کے لئے شواہد نقل نہیں کئے۔ ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ثم جمع أبو عبيد الهروي صاحب الغريبين كتابا أوهم فيه أنه لم يبق شيء وإنما اقتصر على ما ذكره الأزهري في كتاب التهذيب ورأيته قد أخل بأشياء وذكر أشياء ليست بغريبة فلا تحتاج إلى تفسير"

پھر ابو عبید ہروی نے الغریبین لکھی، اور یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ جامع ہے حالانکہ آپ نے صرف ازہری کی التھذیب کے مواد پر اکتفاء کیا۔ اس کے علاوہ میں نے دیکھا کہ آپ نے کافی خلا چھوڑی اور کئی ایسے الفاظ ذکر کئے جو مشکل نہیں تھے اور اس لئے ان کی وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

مگر اس کو صرف تھذیب اللغۃ کی روایات کا مجموعہ قرار دینا ٹھیک نہیں ہے، بعض الفاظ کے تقابل کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ آپ نے سب سے زیادہ استفادہ ازہری سے کیا مگر آپ کے اضافوں کو نظر انداز کرنا زیادتی ہوگی۔ آپ کی کتاب میں کافی اغلاط و تصحیفات بھی ہیں، جن کی نشاندہی کے لئے ابو الفضل محمد بن ناصر السلامی (متوفی ۵۵۰) نے التنبیہ علی الالفاظ فی الغریبین نامی مستقل کتاب تحریر کی، جن میں الغریبین کے لگ بھگ 78 تصحیفات جمع کیں۔

ابو عبید احمد بن محمد بن محمد بن عبد الرحمان العبدی الہروی کی کتاب الغریبین للہروی[21] دارالکتب العربی بیروت سے 1396ھ کو عمدہ نسخہ کی ساتھ شائع ہوا ہے۔

المجموع المغیث فی غریبی القرآن والحدیث لابی موسی المدینی (متوفی ۵۸۱ھ) کا منہج:

آپ کی کنیت ابو موسی، نام محمد اور سلسلہ نسب محمد ابن ابی بکر عمر ابن ابی عیسی احمد بن عمر بن محمد بن احمد بن ابی عیسی المدینی ہے۔ شام کے علاقے اصبہان میں سنہ 501 ہجری میں پیدا ہوئے۔ مسلکاً شافعی تھے۔ الطوالات، ذیل معرفۃ الصحابۃ، القنوت، تتمۃ الغریبین، اللطائف فی روایۃ الکبار ونحوھم عن الصغار، عوالی اور تضییع العمر فی اصطناع المعروف الی اللئام اور کئی دیگر کتابیں آپ نے قلم بند کئیں۔ ابن الدبیثی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابو موسی اپنے زمانے کی بے مثل شخصیت تھی، سند و متن سے متعلقہ علوم میں کمال مہارت انہیں حاصل تھی۔ علماء ان کے حافظے کی مثال دیتے تھے اور ان کی تصنیفات کو ابن عساکر کی تصنیفات پر ترجیح دیتے تھے[22]۔

ابو موسی کی المجموع المغیث بھی ترتیب ہجائی کے ساتھ مدون ہے، الغریبین کی استدراک ہے، یعنی المجموع المغیث میں صرف وہ الفاظ درج ہیں جو الغریبین میں مذکور نہیں ہیں۔ باقی ان کے اور الغریبین کے نہج میں ذرہ برابر فرق نہیں ہے[23]۔ محمد بن عمر بن احمد بن عمر بن محمد الاصبہانی کی تصنیف، المجموع المغیث فی غریبی القرآن والحدیث لابی موسی المدینی[24]، ج:1 (1406ھ بمطابق 1986م اور ج:2، 3 (1408ھ بمطابق 1988م) کو جامعہ ام القری، مرکز البحث العلمیہ واحیاء التراث الاسلامی بیروت لبنان، کلیہ الشرعیہ والدراسات الاسلامیہ، مکہ المکرمہ سے شائع ہوئی ہے۔

الفائق فی غریب الحدیث للزمخشری (۴۶۷ تا ۵۳۸) کا منہج:

الفائق جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری کی تصنیف ہے، یہ الف- بائی ترتیب کی ایک اہم تصنیف ہے، لیکن اس میں قاری کو ایک مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ یہ ہے کہ آپ ایک مادے کے لئے پوری حدیث نقل کرتے ہیں، اور پھر اس میں بقیہ غرائب کی تشریح بھی وہیں کرتے ہیں، پھر متعلقہ مادہ میں اس کا ذکر نہیں کرتے، بہتر یہ ہوتا کہ آپ حدیث کا صرف متعلقہ ٹکڑا نقل کرتا۔ اس کی ایک اور خامی یہ ہے کہ تصحیف کی نشاندہی کئے بغیر آپ اسے روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں۔

الفائق کے بارے میں یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ یہ ابن قتیبہ کی غریب الحدیث کا جدید ایڈیشن ہے، اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ الفائق میں حدیث کا سیاق وہی ہوتا ہے جو غریب لابن قتیبہ میں ہوتا ہے، جہاں ابن قتیبہ نے اختصار کیا ہے وہیں زمخشری نے بھی اختصار کیا، جس کلمہ کو زمخشری نے مصحف کہا وہاں زمخشری نے کہا: بعض لوگوں نے کہا کہ یہ کلمہ مصحف ہے، نیز دونوں کے شواہد واشعار بھی ایک جیسے ہوتے ہیں، جہاں ابن قتیبہ نے کہا: سالت ابا حاتم... فقال... وہاں زمخشری کہتے ہیں: قال ابو حاتم یا عن ابی حاتم... اسی طرح آپ حدیث کی تشریح بھی (بلااحالہ) ابن قتیبہ کے الفاظ میں کرتے ہیں۔

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس میں صرف وہی مواد ہیں جو ابن قتیبہ کی الغریب میں ہیں، اعراب کی کافی اضافی بحثیں آپ سیبویہ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض ایسے زیادات بھی ہیں جو آپ سے پہلے کسی نے ذکر نہیں کئے۔ مواد کے اس فرق کے علاوہ ان دونوں میں ایک فرق یہ ہے کی زمخشری کی ترتیب معجمی ہے اور ابن قتیبہ کی اسانید۔ دوسرا یہ کہ ابن قتیبہ روایات واقوال کی نسبت کا اہتمام کرتے ہیں اور زمخشری قیل کے ساتھ اقوال نقل کرتے ہیں۔ الفائق فی غریب الحدیث للزمخشری[25]، جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری کی تصنیف الفائق فی غریب الحدیث دار لمعرفہ بیروت لبنان سے شائع ہوا ہے۔

غریب الحدیث لابن الجوزی (متوفی ۵۹۷ھ) کا منہج:

ابو الفرج عبدالرحمان بن علی بن الجوزی حافظ الحدیث اور مفسر تھے، آپ کو فخر عراق کے لقب سے بھی نوازا گیا۔ بغداد میں سنہ 509ھ یا 510ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے تفسیر میں المغنی لکھی، لیکن یہ بہت زیادہ طویل تھی اس لئے اس کا اختصار کرکے زاد المسیر تحریر کی۔ اس کے علاوہ آپ نے تحفة الاریب، الوجوه والنظائر، فنون الافنان، جامع المسانيد، الحدائق، نقی النقل، عيون الحكايات، التحقيق فی مسائل الخلاف، مشكل الصحاح، الموضوعات، الواهيات، الضعفاء، تلقيح الفهوم، المنتظم فی التاريخ، المذهب فی المذهب، الانتصار فی الخلافيات، مشهور المسائل، اليواقيت، نسيم السحر، المنتخب، المدهش، صفوة الصفوة، اخبار الاخيار، اخبار النساء، مثير العزم الساكن، المقعد المقيم، ذم الهوى، تلبيس ابليس، غريب الحديث اور دیگر بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔ آپ کہتے تھے میں نے دوہزار مجلدات لکھے ہیں، ایک لاکھ لوگ میرے ہاتھ پر توبہ تائب اور بیس ہزار مسلمان ہوئے ہیں[26]۔

غریب الحدیث میں آپ کے پیش نظر ہروی کی کتاب تھی، یہ بھی ترتیب ہجائی کی طرز پر لکھی گئی ہے۔ آپ نے ابو موسی الہروی پر یہ الزام تو لگایا کہ انہوں نے تھذیب کے مواد پر ہی اکتفاء کیا[27] اور خود استقصاء کا دعوی کرتے ہیں، مگر ابن الاثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> ''ولقد تتبعت كتابه فرأيته مختصرا من كتاب الهروي، منتزعا من أبوابه شيئا فشيئا ووضعا فوضعا، ولم يزد عليه إلا الكلمة الشاذة واللفظة الفاذة''[28].

میں نے یہ کتاب از اول تا آخر دیکھی اور اسے ہروی کی الغریبین ہی کا اختصار پائی، پائی پائی انہی کے ابواب سے نقل کی، الغریبین پر آپ کا اضافہ اونٹ کے منہ میں زیرے جتنا ہے۔ غریب الحدیث لابن الجوزی[29] 1985م میں عبدالمعطی امین قلعجی کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سے عمدہ طباعت سے شائع ہوا ہے۔

النہایہ فی غریب الحدیث والاثر لابن الاثیر (متوفی ۶۰۶ھ) کا منہج:

النہایہ مبارک بن محمد الشیبانی الجزری کی تصنیف ہے، یہ بھی ہجائی ترتیب کے ساتھ ہے، اس میں قرآنی غرائب کی تشریح نہیں، ابن الاثیر کی کتاب کو بہت زیادہ مقبولیت ملی، اس کی وجہ ایک تو خود آپ کی شہرت تھی، دوسری حدیث ولغت میں آپ کی علمی عبقریت تھی، آپ نے اپنی مشہور زمانہ اور بیش بہا کتاب جامع الاصول فی احادیث الرسول میں بھی غرائب کی توضیح کی ہے، تیسری وجہ یہ تھی کہ یہ چونکہ اس فن کی اخری کتاب تھی (بجز مجمع بحار الانوار کے) اس لئے زیادہ مفصل اور منقح تھی۔ اس تصنیف کی اہمیت کے لئے یہ ایک اعزاز کافی ہے کہ لسان العرب جن پانچ کتب کا مجموعہ ہے ان میں سے ایک النہایہ ہے[30]۔ النہایہ فی غریب الحدیث والاثر[31] ادارہ الشؤون الاسلامیہ قطر، 1399ھ 1979م سے شائع ہوا ہے۔

مجمع بحار الانوار علامہ محمد طاہر پٹنی (متوفی ۹۸۶ھ) کا منہج:

مجمع بحار الانوار محمد بن طاہر بن علی صدیقی پٹنی کی تصنیف ہے۔ آپ سن ۹۱۳ ہجری بمطابق ۱۵۰۴ عیسوی میں انڈیا کے صوبہ گجرات کے قصبہ پٹنہ میں پیدا ہوئے، اسی کی نسبت سے آپ کو پٹنی کہا جاتا ہے۔ زمخشری اور ابن الاثیر رحمہم اللہ کی طرح پٹنی رحمہ اللہ نے بھی انتہائی سہل یعنی ہجائی طرز اپنائی ہے۔ حدیث کا متعلقہ حصہ نقل کرنے پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔ اور اگر ایک روایت میں ایک سے زائد الفاظ محتاج تفسیر ہیں، تو وہ متعلقہ مادہ کے تحت مندرج پائیں گے، لیکن آپ حدیث کے کم سے کم تر الفاظ نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مجمع بحار الانوار کی اہم بات یہ ہے کہ اس میں غرائب القرآن کی بھی ضمناً وضاحت کی گئی ہے، غریب القرآن کے لئے آپ نے عام طور پر الغریبین کو مصدر بنایا ہے[32]، تاہم دیگر کتب مثلا الکواکب الدراری، ارشاد الساری وغیرہ سے بھی استفادہ کیا ہے، غریب الحدیث میں سب سے زیادہ آپ نے النہایہ سے استفادہ کیا ہے، جس کی وجہ اس کی اشتمالیت ہے۔ مختلف ابواب سے مستعمل ہے، تو ہر استعمال کا معنی الگ ہوتا ہے، حدیث کی وضاحت کرنے کے بعد کبھی مصنف الگ سے وضاحت کرتے ہیں کہ یہ کس باب سے کس معنی میں مستعمل ہے۔

بقدرِ ضرورت لفظ کی وضاحت کے بعد حدیث کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ مصنف تکرار نہیں کرتے، اور طوالت سے بچنے کے لئے آپ دوسرے مقام کا حوالہ دیتے ہیں، جہاں آپ نے ایک اور لفظ کی وضاحت کے لئے نقل کیا ہوتا ہے۔ بعض مقامات پر وضاحت کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہوتی مگر وہاں پر بھی آپ مادہ کے مختلف احادیث نقل کرکے وضاحت کرتے ہیں، وہ فائدہ سے خالی ہر گز نہیں ہوتا مگر موضوع کتاب ان سے اباء کرتا ہے۔

مجمع بحار الأنوار فی غرائب التنزیل ولطائف الأخبار[33] 1387ھ بمطابق 1967م کو مطبعہ مجلس دائرہ معارف عثمانیہ بھارت سے شائع ہوا ہے۔

خلاصۃ البحث:

مذکورہ بحث سے درج ذیل نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں:

- علم غریب حدیث کی تدوین دوسری صدی ہجری سے شروع ہوئی، جس میں ابو عبیدۃ معمر بن مثنی کی کتاب اس فن کی اولین تصنیف ہے۔
- تیسری صدی ہجری کے مصنفین نے فقہی اصطلاحات، مسانید اور اہل لغت کے منہج تقلیبی کی طرز پر اپنی کتابوں کو مرتب کیا۔
- چوتھی صدی ہجری میں قیمتی مقدمات کتاب کا حصہ بنے، جس کے بعد بالترتیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، پھر صحابہ اور پھر تابعین کی روایات نقل کرکے غریب الفاظ کی وضاحت کرتے۔ اس منہج کی بہترین کتابوں میں الدلائل فی غریب الحدیث للسرقسطی، غریب الحدیث للخطابی اور غریب الحدیث للہروی شامل ہیں۔
- پانچویں اور چھٹی صدی کے تصانیف کو ترتیب ہجائی اور الف بائی ترتیب کے مرتب کیا گیا۔ اس منہج کی بہترین کتابوں میں المجموع المغیث فی غریبی القرآن والحدیث، الفائق فی غریب الحدیث للزمخشری، غریب الحدیث لابن جوزی، النہائیہ فی غریب الحدیث والاثر اور مجمع بحار الانوار شامل ہیں۔

حواشی و مصادر

[1] الازہری، محمد بن احمد بن الہروی، ابو منصور (المتوفی: 370ھ) تہذیب اللغۃ، الغین مع الراء، دار احیاء التراث العربی –بیروت لبنان، طبع اول 2001م، ج:8ص:17۔ابن منظور افریقی، ابو الفضل، جمال الدین محمد بن مکرم (م: 711ھ) لسان العرب، باء مع الغین، دار صادر –بیروت لبنان، طبع سوم 1414ھ، ج:1ص:638۔

[2] الخطابی، ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی (المتوفی: 388ھ) غریب الحدیث، مقدمہ مؤلف، دار الفکر دمشق لبنان، سنِ اشاعت 1402ھ-1982م، ج:1ص:68۔

[3] ابن العماد، ابوالفلاح عبد الحیی بن احمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی (المتوفی: 1089ھ)، شذرات الذھب، دار ابن کثیر دمشق، شام، طبع اول 1986م، ج:2، ص:54

[4] الخطابی، ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی (المتوفی: 388ھ)، غریب الحدیث للخطابی، مقدمہ مؤلف، دار الفکر دمشق لبنان، سنِ اشاعت 1402ھ-1982م، ج:1، ص:48۔

[5] ابو عبید قاسم بن سلام (متوفی 224ھ)، غریب الحدیث لابی عبید، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن بھارت 1384ھ-1964م

[6] ابن قتیبہ، ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری (المتوفی: 276ھ)، غریب الحدیث، مقدمہ، مکتبہ العانی، بغداد، عراق، طبع اول 1397ھ، ج:1، ص:150

[7] ابن قتیبہ، ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری (المتوفی: 276ھ)، غریب الحدیث، مقدمہ، مکتبہ العانی، بغداد، عراق، طبع اول 1397ھ، ج:1، ص:151۔

[8] ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ (متوفی 276ھ)، غریب الحدیث لابن قتیبہ، مطبعہ عانی بغداد عراق، 1397ھ۔

[9] الذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد (م: 748ھ)، سیر اعلام النبلاء، موسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان، طبع سوم 1985م، ج:25، ص:361

[10] ابن الاثیر، مجد الدین مبارک بن محمد الجزری[م606ھ] النھایہ فی غریب الحدیث والاثر، مقدمہ، ادارہ الشؤون الاسلامیہ قطر، 1399ھ 1979م، ج:1، ص:10)۔

[11] الحربی, شیخ الاسلام ابواسحاق ابراھیم بن اسحاق بن ابراھیم بن بشیر البغدادی الحربی(285ھ)، غریب الحدیث للحربی، محقق سلیمان بن ابراھیم بن مخلد، دار احیاء التراث الاسلامی بیروت، لبنان، 1985م۔

[12] الذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد (م : 748ھ)، سیر اعلام النبلاء، موسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان، طبع سوم 1985م ، ج:28، ص:141

[13] ابو محمد قاسم بن ثابت(302ھ)، الدلائل فی غریب الحدیث للسرقسطی، مکتبہ عیکان، ریاض سعودی عرب، 1422ھ۔2001م۔

[14] الخطابی، ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی (التوفی: 388ھ)، غریب الحدیث للخطابی، مقدمہ مؤلف، دار الفکر دمشق لبنان، سنِ اشاعت 1402ھ-1982م، ج:1، ص:48۔

[15] مسلم بن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (التوفی: 261ھ)، صحیح مسلم ، دار احیاء التراث الاسلامی بیروت، لبنان، سن طبع ندارد ، حدیث نمبر2728۔

[16] الخطابی، ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی (التوفی: 388ھ)، غریب الحدیث للخطابی، مقدمہ مؤلف، دار الفکر دمشق لبنان، سنِ اشاعت 1402ھ۔1982م، ج:1، ص:98۔

[17] الخطابی، ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی (التوفی: 388ھ)، غریب الحدیث للخطابی، محقق، عبدالکریم ابراہیم الغرباوی، جامعہ امّ القریٰ، مکہ مکرمہ، 1402ھ۔

[18] ابن الاثیر، مجد الدین مبارک بن محمد الجزری (م 606ھ)النھایہ فی غریب الحدیث ، مقدمہ، ادارہ الشؤون الاسلامیہ قطر، 1399ھ، 1979م، ج:1، ص:15۔

[19] ابن الاثیر، مجد الدین مبارک بن محمد الجزری(م 606ھ)النھایہ فی غریب الحدیث ، مقدمہ، ادارہ الشؤون الاسلامیہ قطر، 1399ھ 1979م، ج:1، ص:15۔

[20] الحموی، شہاب الدین یاقوت بن عبد اللہ (م 626ھ)، معجم الادباء ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، سن 1991م، ج:1 ، ص:3، ص:410۔

[21] ابو عبید احمد بن محمد بن محمد بن عبد الرحمان العبدی الہروی(401ھ)، الغریبین للہروی, دار الکتب العربی بیروت، لبنان 1396ھ۔

[22] الذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد (م : 748ھ)، سیر اعلام النبلاء، موسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان، طبع سوم 1985م ، ج:41، ص:138۔

[23] ابو موسی، محمد بن عمر بن احمد الاصبہانی المدینی (التوفی: 581ھ) ، المجموع المغیث فی غریبی القران والحدیث ، مقدمہ مؤلف، احیاء التراث الاسلامی، مکۃ المکرمۃ، سعودی عرب، طبع اول 1986م، ج:1، ص:4۔

[24] ابو موسی، محمد بن عمر بن احمد بن عمر بن محمد الأصبہانی (التوفی: 581ھ) ، المجموع المغیث فی غریبی القرآن والحدیث لابی موسی المدینی، جامعہ ام القری، مکہ مکرمہ، سعودی عرب۔ مرکز البحث العلمی وإحیاء التراث الإسلامی بیروت، لبنان، ج:1، 1406ھ۔1986م، ج:2۔

[25] جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری(538ھ)، الفائق فی غریب الحدیث للزمخشری، ، دار لمعرفہ بیروت، لبنان

[26] الذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد (م : 748ھ)، سیر اعلام النبلاء، موسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان، طبع سوم 1985م، ج:41، ص:340۔

[27] اِبو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی اِبن عبیداللہ بن حمادی بن اِحمد بن جعفر، غریب الحدیث لابن الجوزی، مقدمہ، دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع اول، 1985م، ج: 1، ص: 4۔

[28] الازہری، محمد بن احمد بن الہروی، ابو منصور (المتوفی: 370ھ)، تہذیب اللغۃ، دار احیاء التراث العربی –بیروت، لبنان، طبع اول 2001م، ج: 8، ص: 117۔ابن منظور افریقی، ابو الفضل، جمال الدین محمد بن مکرم (م: 711ھ)، لسان العرب، باء مع الغین، دار صادر، بیروت، لبنان، طبع سوم 1414ھ، ج: 1، ص: 638۔

[29] اِبو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی اِبن عبیداللہ بن حمادی بن اِحمد بن جعفر، غریب الحدیث لابن الجوزی، محقق عبدالمعطی امین قلعجی، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، 1985م۔

[30] ابن منظور افریقی، ابو الفضل، جمال الدین محمد بن مکرم (م: 711ھ)، لسان العرب، باء مع الغین، دار صادر –بیروت، لبنان، طبع سوم 1414ھ، ج: 1، ص: 8۔

[31] ابن الاثیر، مجد الدین مبارک بن محمد الجزری (م 606ھ) النہایہ فی غریب الحدیث، مقدمہ، ادارہ الشؤون الاسلامیہ قطر، 1399ھ 1979م

[32] جمال الدین محمد بن طاہر بن علی (م: 986ھ) مجمع بحار الانوار مقدمۃ، مطبع مجلس دائرۃ المعارف الاسلامیہ، انڈیا، طبع سوم 1967ء، ج1ص2۔

[33] محمد بن طاہر بن علی صدیقی پٹنی، (986ھ)، مجمع بحار الأنوار فی غرائب التنزیل ولطائف الأخبار، 1387ھ۔ 1967م، مطبعہ مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، بھارت۔